بلدیہ نور پور کنارہ کا 2023 کا بجٹ 4 کروڑ 31 لاکھ روپے کے خسارے کا تخمینہ

(نمائندہ خصوصی برائے بلدیاتی امور)

بلدیہ نور پور کنارہ نے مالی سال 2023 کے لیے 4 کروڑ 31 لاکھ روپے کے خسارے کا بجٹ پیش کیا ہے۔ بجٹ کا تخمینہ 12 جون کو بلدیہ کے اجلاس میں پیش کیا گیا۔ اس کے مطابق بلدیہ کا کل تخمینہ 18 کروڑ 64 لاکھ روپے ہے جبکہ متوقع آمدنی 13 کروڑ 33 لاکھ روپے ہے۔ بجٹ کی تیاری کے لیے 7 مئی کو ایک خصوصی اجلاس بلایا گیا تھا۔

بلدیہ کے ایڈمنسٹریٹر سید ذوالفقار حسین نقوی نے بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ’’ہم نے ایسا بجٹ بنانے کی کوشش کی ہے جس میں عوام پر کم سے کم بوجھ پڑے، لیکن ساتھ ہی شہر کی بنیادی ضروریات بھی پوری ہوں۔‘‘ انہوں نے کہا کہ گزشتہ مالی سال میں بلدیہ کو جو نقصان ہوا تھا، اس کی بڑی وجہ پانی کے بلوں کی وصولی میں کمی اور بعض پرانے منصوبوں پر غیر ضروری اخراجات تھے۔

بجٹ کے مطابق سب سے زیادہ رقم، یعنی 1 کروڑ 42 لاکھ روپے، صاف پانی کے منصوبوں کے لیے رکھی گئی ہے۔ اس میں نئے ٹیوب ویلوں کی کھدائی، پرانی پائپ لائنوں کی تبدیلی اور فلٹریشن پلانٹ کی مرمت شامل ہے۔ دوسرا بڑا حصہ صفائی اور کچرا ٹھکانے لگانے کے لیے 96 لاکھ روپے مختص کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ 58 لاکھ روپے سڑکوں کی مرمت اور 41 لاکھ روپے پارکوں اور کھیل کے میدانوں کی دیکھ بھال کے لیے رکھے گئے ہیں۔

آمدنی کے ذرائع میں سب سے بڑا حصہ پراپرٹی ٹیکس کا ہے، جس سے 3 کروڑ 60 لاکھ روپے وصول ہونے کی توقع ہے۔ پانی کے بلوں سے 2 کروڑ 10 لاکھ روپے اور دکانوں کے کرایہ داری معاہدوں سے 1 کروڑ 15 لاکھ روپے آنے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ باقی رقم حکومتِ سندھ کی جانب سے ملنے والی گرانٹ اور دیگر ذرائع سے پوری کی جائے گی۔ بلدیہ کے مطابق گزشتہ مالی سال میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی ہدف سے 11 فیصد کم رہی تھی۔

(جاری ہے، صفحہ 11 کالم 6 میں)

ضلع کونسل کی لائبریری 14 برس بعد عوام کے لیے دوبارہ کھل گئی

(نمائندہ خصوصی برائے تعلیم و ثقافت)

ضلع کونسل کی لائبریری 14 برس بعد عوام کے لیے دوبارہ کھل گئی۔ لائبریری کی عمارت کی تزئین و آرائش پر 2 کروڑ 10 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ اس میں 1 لاکھ 35 ہزار کتابیں رکھی گئی ہیں۔ ان میں 4 ہزار کتابیں نئی خریدی گئی ہیں۔ باقی کتابیں پرانی ہیں۔ ان کی صفائی اور مرمت کی گئی ہے۔ لائبریری میں 120 نشستوں کا مطالعہ ہال بنایا گیا ہے۔ یہاں 20 کمپیوٹر بھی رکھے گئے ہیں۔ ان پر مفت انٹرنیٹ کی سہولت ہے۔

افتتاح ڈپٹی کمشنر محترمہ نگہت آرا سومرو نے کیا۔ تقریب میں 350 افراد شریک ہوئے۔ ان میں طلبہ، اساتذہ اور ادیب بھی تھے۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ’’کتاب سے رشتہ ٹوٹ جائے تو معاشرہ اپنی سمت کھو بیٹھتا ہے۔ ہم نے یہ عمارت اسی لیے بحال کی ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ ہر یونین کونسل میں بھی چھوٹی لائبریری بنائی جائے گی۔

چیف آفیسر ضلع کونسل سید ذوالفقار حسین بخاری نے بتایا کہ منصوبے پر 2 کروڑ 10 لاکھ روپے لاگت آئی۔ اس میں سے 1 کروڑ 60 لاکھ روپے ضلع کونسل نے دیے۔ باقی رقم مخیر حضرات نے عطیہ کی۔ ان میں 3 تاجر اور 2 صنعت کار شامل ہیں۔ ان کے نام لائبریری کے داخلی دروازے پر کندہ کیے گئے ہیں۔ ان کی فہرست بھی آویزاں کی گئی ہے۔

لائبریری کی انچارج محترمہ شازیہ پروین ہیں۔ وہ 9 برس سے اس شعبے سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم نے کتابوں کو ترتیب سے رکھا ہے۔ ہر کتاب کا اندراج کمپیوٹر میں کیا گیا ہے۔ قارئین کو تلاش میں آسانی ہوگی۔‘‘ انہوں نے کہا کہ بچوں کے لیے الگ گوشہ بنایا گیا ہے۔ وہاں رنگین تصویری کتابیں رکھی گئی ہیں۔ ہر اتوار کو وہاں کہانی سنانے کی نشست ہوگی۔

لائبریری صبح 9 بجے کھلے گی۔ یہ رات 8 بجے تک کھلی رہے گی۔ جمعہ کو چھٹی ہوگی۔ ممبرشپ فیس طلبہ کے لیے 100 روپے سالانہ ہے۔ عام شہریوں کے لیے 300 روپے ہے۔ ممبرشپ کارڈ 2 تصاویر کے ساتھ بنایا جائے گا۔ ایک کارڈ پر 3 کتابیں ایک ماہ کے لیے جاری کی جائیں گی۔ ان کی واپسی کی تاریخ کارڈ پر درج ہوگی۔

(باقی صفحہ 11 کالم 1 میں)

ضلع کونسل کی لائبریری 14 برس بعد عوام کے لیے دوبارہ کھل گئی

(نمائندہ خصوصی برائے تعلیم و ثقافت)

ضلع کونسل کی لائبریری 14 برس بعد عوام کے لیے دوبارہ کھل گئی۔ لائبریری کی عمارت کی تزئین و آرائش پر 2 کروڑ 10 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ اس میں 1 لاکھ 35 ہزار کتابیں رکھی گئی ہیں۔ ان میں 4 ہزار کتابیں نئی خریدی گئی ہیں۔ باقی کتابیں پرانی ہیں۔ ان کی صفائی اور مرمت کی گئی ہے۔ لائبریری میں 120 نشستوں کا مطالعہ ہال بنایا گیا ہے۔ یہاں 20 کمپیوٹر بھی رکھے گئے ہیں۔ ان پر مفت انٹرنیٹ کی سہولت ہے۔

افتتاح ڈپٹی کمشنر محترمہ نگہت آرا سومرو نے کیا۔ تقریب میں 350 افراد شریک ہوئے۔ ان میں طلبہ، اساتذہ اور ادیب بھی تھے۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ’’کتاب سے رشتہ ٹوٹ جائے تو معاشرہ اپنی سمت کھو بیٹھتا ہے۔ ہم نے یہ عمارت اسی لیے بحال کی ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ ہر یونین کونسل میں بھی چھوٹی لائبریری بنائی جائے گی۔

چیف آفیسر ضلع کونسل سید ذوالفقار حسین بخاری نے بتایا کہ منصوبے پر 2 کروڑ 10 لاکھ روپے لاگت آئی۔ اس میں سے 1 کروڑ 60 لاکھ روپے ضلع کونسل نے دیے۔ باقی رقم مخیر حضرات نے عطیہ کی۔ ان میں 3 تاجر اور 2 صنعت کار شامل ہیں۔ ان کے نام لائبریری کے داخلی دروازے پر کندہ کیے گئے ہیں۔ ان کی فہرست بھی آویزاں کی گئی ہے۔

لائبریری کی انچارج محترمہ شازیہ پروین ہیں۔ وہ 9 برس سے اس شعبے سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم نے کتابوں کو ترتیب سے رکھا ہے۔ ہر کتاب کا اندراج کمپیوٹر میں کیا گیا ہے۔ قارئین کو تلاش میں آسانی ہوگی۔‘‘ انہوں نے کہا کہ بچوں کے لیے الگ گوشہ بنایا گیا ہے۔ وہاں رنگین تصویری کتابیں رکھی گئی ہیں۔ ہر اتوار کو وہاں کہانی سنانے کی نشست ہوگی۔

لائبریری صبح 9 بجے کھلے گی۔ یہ رات 8 بجے تک کھلی رہے گی۔ جمعہ کو چھٹی ہوگی۔ ممبرشپ فیس طلبہ کے لیے 100 روپے سالانہ ہے۔ عام شہریوں کے لیے 300 روپے ہے۔ ممبرشپ کارڈ 2 تصاویر کے ساتھ بنایا جائے گا۔ ایک کارڈ پر 3 کتابیں ایک ماہ کے لیے جاری کی جائیں گی۔ ان کی واپسی کی تاریخ کارڈ پر درج ہوگی۔

(باقی صفحہ 11 کالم 1 میں)

بلدیہ نور پور کنارہ کا 2023 کا بجٹ 4 کروڑ 31 لاکھ روپے کے خسارے کا تخمینہ

(نمائندہ خصوصی برائے بلدیاتی امور)

بلدیہ نور پور کنارہ نے مالی سال 2023 کے لیے 4 کروڑ 31 لاکھ روپے کے خسارے کا بجٹ پیش کیا ہے۔ بجٹ کا تخمینہ 12 جون کو بلدیہ کے اجلاس میں پیش کیا گیا۔ اس کے مطابق بلدیہ کا کل تخمینہ 18 کروڑ 64 لاکھ روپے ہے جبکہ متوقع آمدنی 13 کروڑ 33 لاکھ روپے ہے۔ بجٹ کی تیاری کے لیے 7 مئی کو ایک خصوصی اجلاس بلایا گیا تھا۔

بلدیہ کے ایڈمنسٹریٹر سید ذوالفقار حسین نقوی نے بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ’’ہم نے ایسا بجٹ بنانے کی کوشش کی ہے جس میں عوام پر کم سے کم بوجھ پڑے، لیکن ساتھ ہی شہر کی بنیادی ضروریات بھی پوری ہوں۔‘‘ انہوں نے کہا کہ گزشتہ مالی سال میں بلدیہ کو جو نقصان ہوا تھا، اس کی بڑی وجہ پانی کے بلوں کی وصولی میں کمی اور بعض پرانے منصوبوں پر غیر ضروری اخراجات تھے۔

بجٹ کے مطابق سب سے زیادہ رقم، یعنی 1 کروڑ 42 لاکھ روپے، صاف پانی کے منصوبوں کے لیے رکھی گئی ہے۔ اس میں نئے ٹیوب ویلوں کی کھدائی، پرانی پائپ لائنوں کی تبدیلی اور فلٹریشن پلانٹ کی مرمت شامل ہے۔ دوسرا بڑا حصہ صفائی اور کچرا ٹھکانے لگانے کے لیے 96 لاکھ روپے مختص کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ 58 لاکھ روپے سڑکوں کی مرمت اور 41 لاکھ روپے پارکوں اور کھیل کے میدانوں کی دیکھ بھال کے لیے رکھے گئے ہیں۔

آمدنی کے ذرائع میں سب سے بڑا حصہ پراپرٹی ٹیکس کا ہے، جس سے 3 کروڑ 60 لاکھ روپے وصول ہونے کی توقع ہے۔ پانی کے بلوں سے 2 کروڑ 10 لاکھ روپے اور دکانوں کے کرایہ داری معاہدوں سے 1 کروڑ 15 لاکھ روپے آنے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ باقی رقم حکومتِ سندھ کی جانب سے ملنے والی گرانٹ اور دیگر ذرائع سے پوری کی جائے گی۔ بلدیہ کے مطابق گزشتہ مالی سال میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی ہدف سے 11 فیصد کم رہی تھی۔

(جاری ہے، صفحہ 11 کالم 6 میں)